السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بچے کی پیدائش پر عقیقہ کرنے کے بجائے اگر اس کی قیمت کسی غریب کو دے دی جائے تاکہ وہ اپنی اس رقم سے کوئی ضرورت پوری کرے تو کیا ایسا کرنا شرعاً جائز ہے، کتاب وسنت کی روشنی میں راہنمائی کریں۔

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عقیقہ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ’’ہر بچہ اپنے عقیقہ کے عوض گروی ہوتا ہے، پیدائش کے ساتویں دن اس کا عقیقہ کیا جائے، اس کا نام رکھا جائے اور سر کے بال منڈوائے جائیں۔‘‘[1]

اللہ تعالیٰ کی طرف سے اولاد ایک بہت بڑی نعمت ہے، اللہ تعالیٰ نے ہر نعمت کا شکر ادا کرنا ضروری قرار دیا ہے۔ اس لیے شریعت نے بچے کی پیدائش کے ساتویں روز عقیقہ مشروع قرار دیا ہے تاکہ اللہ کی نعمت کے حصول پر اس کا شکر بھی ادا ہو جائے اور اقرباء اور دوست کی ضیافت کے ساتھ ساتھ غرباء اور مساکین کا بھی فائدہ ہو جائے۔

ہمارے رجحان کے مطابق جانور کی قیمت کسی غریب کو دینے کے بجائے جانور ہی ذبح کرنا چاہیے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور ہی ذبح کرنے کا حکم دیا ہے اور عملی طور پر حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کی پیدائش پر جانور ہی ذبح کئے تھے، اس کے متعلق روایات میں بہت تاکید آئی ہے، اس لئے ولیمہ اور قربانی کی طرح جانور کو ذبح کرنا ہی افضل ہے۔ اتباع سنت کا یہ تقاضا ہے کہ عقیقہ کی رقم کسی کو دینے کی بجائے جانور ہی ذبح کیا جائے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] سنن أبي داؤد، الضحایا: ۲۸۳۹۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاویٰ اصحاب الحدیث

### جلد4۔ صفحہ نمبر:363

### محدث فتویٰ